الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان

دار الافتاء والقضاء

ای میل:darulifta@gmail.com ویب سائٹ:www.jamiabinoria.net فون:2560300-2560400 فیکس:2564586

Name :> **umer but**
Address :> **from pakistan lahore**
Subject :> **TALAQ**
Writer :> زاہد اللہ

Serial No :> **10358**
Fatwa No :>
Date :> **12/1/2010**
Email :>

A,A kya farmate han ulama ikram ka aghar koi saksh apni bivi ko phone per ikahthi 2 talaqen de jabren. or pher dobara phone per hi ikathe 3 talaqen de aya ya talaq waqe hoi ha ya nahi or miyan bivi ikatha rahne ke khowash mand han os ka kiya tariqa ha

کیا فرماتے ہے علماء کرام کہ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کو فون پر اکھٹی دو طلاقیں دیں جبرا اور پھر دوبارہ فون پر ہی اکھٹی تین طلاقیں دیں آیا یہ واقع ہوئی یا نہیں، اور میاں بیوی اکھٹے رہنے کے خواہش مند ہیں اسکا کیا طریقہ ہے؟

الجواب حامدا و مصلیا

شخصِ مذکور نے اگر فون پر پہلے دو۲ طلاقیں دینے کے بعد عدت کے اندر دوبارہ تین طلاقیں دیدی ہوں تو اس کی بیوی پر تینوں طلاقیں واقع ہو کر حرمت مغلظہ ثابت ہو چکی ہے اب رجوع نہیں ہو سکتا اور حلالہ شرعیہ کے بغیر دوبارہ باہم عقدِ نکاح بھی نہیں ہو سکتا جبکہ طلاق جبراً دینے سے بھی واقع ہو جاتی ہے؛ اور حلالہ شرعیہ یہ ہے کہ عورت اپنے شوہر سے علیحدگی اور عدت کے بعد بغیر کسی شرط کے کسی دوسرے مسلمان شخص سے اپنا عقدِ نکاح کرے ایسا کرنے سے وہ اس دوسرے شخص کی بیوی بن جائے گی، اب اگر وہ دوسرا شخص بھی اُسے ایک مرتبہ کی ہمبستری (جو کہ حلالہ شرعیہ کے تحقق کیلئے ضروری ہے) کے فوراً بعد یا ازدواجی زندگی کے کچھ عرصہ بعد طلاق دیدے یا بیوی سے پہلے اس کا انتقال ہو جائے، بہر صورت اسکی عدت گزرنے کے بعد وہ پہلے شوہر کے عقدِ نکاح میں آنا چاہے اور پہلا شوہر بھی اسے رکھنے پر رضامند ہو تو نئے مہر کے ساتھ گواہوں کی موجودگی میں دوبارہ عقدِ نکاح کر کے باہم میاں بیوی کی حیثیت سے زندگی بسر کر سکتے ہیں۔

كما قال الله تعالى، فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره، (الاية نمبر ۲۳۰ سورة البقرة)۔

وفي الفقه الإسلامي وأدلته، تحت قوله طلاق الهازل: ومثله من خاطبها بطلاق وهو يظنها أجنبية عنه وليست زوجته، بسبب ظلمة أو من۔

(جاری ہے)

وراء حجاب، (ج ٢ ص ٣٤٩) ـ

وفي الشامية تحت (قوله الطلاق البدعي ـ ثلاثة متفرقة) وكذا بكلمة واحدة بالأولى، (ج ٣ ص ٢٣٢) ـ

وفي الشامية تحت (قوله ولو بالفارسية) فما لا يستعمل فيها الا في الطلاق فهو صريح ـ يقع بلا نية، (ج ٣ ص ٢٤٧) ـ

وفي الفقه الإسلامي وأدلته، ورأى الحنفية ان طلاق المكره واقع، لأنه قصد ايقاع الطلاق وان لم يرض بالأثر المترتب عليه، كالهازل فان طلاقه يقع لحديث ثلاث جدهن جد، ـ وهزلهن جد، النكاح والطلاق، والرجعة، (ج ٧ ص ٣٤٦) ـ

وفي البدائع الصنائع، واما الطلقات ـ الثلاث فحكمها الأصلي: هو زوال الملك وزوال ـ حل المحلية ايضا حتى لا يجوز له نكاحها قبل ـ التزوج بزوج آخر الخ، (ج ٣ ص ١٨٧) ـ

وفي المبسوط السرخسي: فان تزوج بها الثاني على قصد ان يحللها للزوج الأول من غير ان يشترط ذلك في العقد صح النكاح ويثبت الحل للاول اذا دخل بها ـ الثاني وفارقها الخ، (ج ٦ ص ١٠٩) ـ

والله اعلم وعلمه أتم

بنده زاهد الله عفا الله تعالىٰ عنه
دار الإفتاء جامعة بنورية عالمية كراچی ١٦
٢٠ ربيع الأول ١٤٣٢هـ

الجواب صحيح
بنده نادر جان عفا الله عنه
دار الافتاء جامعه بنوريه كراچی
٢٠/٣/١٤٣٢هـ

دار الافتاء
١٠٣٥٨
١٤٣٢/٣/٢٠هـ

الجواب صحيح
بنده [illegible]
دار الافتاء جامعه بنوريه
٢٥ ربيع الاول ١٤٣٢

الجواب صحيح
[illegible]
دار الافتاء جامعه بنوريه
٢٥ ربيع الاول ١٤٣٢

رئيس دار الافتاء جامعه بنوريه عالميه
[illegible]
١١/٣/٩